چھٹی قسط

قادیانیوں کا صد سالہ جشن......حقیقت کے آئینے میں

پروفیسر خالد شبیر احمد

شام میں مرزا محمود کی سرگرمیاں:

مرزا محمود نے شام میں جن مصروفیات میں چند دن گزارے اس کی روئیداد تاریخ احمدیت جلد پنجم ص ۴۱۲ پر اس طرح ہے۔

> ''جب میں انگلستان سے ہوتے ہوئے شام گیا تو وہاں میں نے ایک تبلیغی رسالہ چھپوایا۔ مسلمانوں نے اس پر شور مچایا کہ اسے ضبط کر لیا جائے اتفاقاً میں اس دن فرانسیسی گورنر سے ملنے گیا تھا۔ جب میں وہاں پہنچا وہ نہایت میٹھی زبان میں مجھ سے ہم کلام ہوا اور کہنے لگا آپ کیا پئیں گے؟ شربت پئیں گے، کافی پئیں گے؟ طبیعت کیسی ہے؟ آپ کی کیا تواضع کروں؟ بالکل وہی طریق تھا جو ہمارے ہاں مروّج ہے دورانِ گفتگو اس ''ٹریکٹ'' کا بھی ذکر آ گیا کہ لوگ اس کے خلاف بلاوجہ شور کر رہے ہیں اور میں نے سنا ہے حکومت اسے ضبط کرنا چاہتی ہے۔ تو وہ کہنے لگا کہ یہ بالکل غلط بات ہے ہمیں مذہبی معاملات میں دخل دینے کا کیا حق ہے مگر بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ حکومت نے واقعی اسے ضبط کر لیا تھا۔ جب بعض افسران کے پاس شکایت کی گئی کہ گورنر تو اس فعل کو ناجائز قرار دیتا ہے پھر یہ کس طرح ضبط ہوا تو انھوں نے بتایا کہ خود گورنر کے حکم سے ایسا ہوا اور ہمارے آدمیوں کو بتایا گیا کہ جب وہ آپ کو شربت پلا رہا تھا اور یہ کہہ رہا تھا کہ ہم مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کرتے تو اس سے پہلے وہ یہ کام کر چکا تھا۔''

اس کے علاوہ ایک دوسرے اقتباس سے بھی شام اور دمشق کے اندر مرزا محمود کے بارے میں ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا پتا چلتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ کس مشن کی تکمیل کے لیے ان مسلمان ملکوں کا دورہ کر رہے تھے۔ وہ مشن ایک ہی تھا کہ خلافت اسلامیہ کے خاتمے کے لیے یہودی اور نصرانی حکمت عملیوں کی حمایت کر کے مسلمانوں کو سلطنتِ عثمانیہ کے خلاف استعمال کیا جائے۔ زیرِ نظر اقتباس میں مرزا محمود کے خلافت کے بارے میں کیا خیالات تھے، واضح ہوتے ہیں۔

> ''دمشق میں پانچ روزہ قیام کے دوران ایک عربی اخبار کے نمائندے کو آپ نے ایک انٹرویو دیا۔ نامہ نگار نے ایک سوال کیا کہ ''الخلافۃ اسلام'' کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا، میں کسی کو خلافت کا مستحق نہیں سمجھتا۔ وہ خلیفہ

اسلامی جس کی اتباع تمام مشرقی ومغربی دنیا پر فرض ہے''وہ میں ہوں'' عرب صحافی نے دوسرا سوال کیا۔مشرق کا مستقبل کیا ہے؟ آپ کا سلسلہ اس کی حالت پر کیا اثر ڈالے گا؟اس سوال کا عمومی رنگ میں جواب دیا گیا۔''

''ہم سیاست میں دخل نہیں دیتے لیکن میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میرا سلسلہ دنیا کے چاروں گوشوں میں پھیل جائے گا۔اس وقت تمام انسان بھائی بھائی ہوں گے اور کوئی اس طرح حاکم ومحکوم نہ ہوگا۔''

(ظفر الاسلام قادیانی فضل عمر کے زریں کارنامے،قادیان ص۱۴۲)

عوام کے بڑھتے ہوئے احتجاج کے باعث قادیانی طائفہ زیادہ دیر تک دمشق اور شام میں نہ ٹھہر سکا۔مرزا محمود خود بیان کرتے ہیں کہ دمشق اور شام کے اخباروں میں ان کے مشن کے بارے میں مضامین اور خبریں چھپتی تھیں اور کثرت کے ساتھ فروخت ہوتیں۔لیکن یہ بات واضح ہے کہ شامی پریس نے اس موقعہ پر نہایت قابلِ قدر مقالات شائع کیے اور قادیانیت کے مذہبی اور سیاسی کردار کو بے نقاب کیا۔(قادیان سے اسرائیل تک ابومدثر ہ ملتان ص۱۰۲،۱۰۱)

ترکی میں قادیانی فوجی انقلاب:

جنگِ عظیم اوّل کے دوران اتحادیوں کی بحری قوت پر گیلی پولی (قسطنطنیہ) کے معرکے ۱۹۱۶ء میں مصطفیٰ کمال پاشا نے ضرب کاری لگائی اور فوجی تدبر اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ترکی کی جنگ میں شکست کے بعد مصطفیٰ کمال پاشا نے تحریک جاری رکھی اور مارچ ۱۹۱۹ء میں برسر اقتدار آنے والی فرید شاہ کی کابینہ نے جب انگریزوں کی حمایت کی حکمت عملی اپنائی تو مصطفیٰ کمال پاشا نے قوم پرست عناصر کو متحد کیا اور ان کی جدوجہد سے علی رضا کی کابینہ میں قوم پرستوں کی اکثریت ہوگئی۔(انسائیکلوپیڈیا آف لندن ۱۹۷۲ء)

مرزا محمود نے برطانوی انٹیلی جنس کے مشورے سے مصطفیٰ صغیر کا انتخاب کر کے اسے معراج الدین سپرنٹنڈنٹ سی آئی ڈی کے ساتھ قسطنطنیہ روانہ کیا تاکہ مصطفیٰ کمال پاشا کو قتل کرایا جا سکے لیکن وہ قبل از اقدام گرفتار ہو گیا۔

(تحریکِ ختم نبوت از شورش کاشمیری لاہور ص۲۷،۲۷ ۱۹۷۲ء)

جنوری ۱۹۲۰ء میں ترک پارلیمنٹ نے برطانوی تسلط سے آزادی کے لیے چھ نکاتی پیکٹ منظور کیا۔اس پر عمل درآمد روکنے کے لیے جنرل سرجارج مل نے قسطنطنیہ پر فوج کشی کی۔جس کے نتیجے میں ۲۳/اپریل ۱۹۲۰ء کو مصطفیٰ کمال نے انقرہ میں آزاد حکومت کے قیام کا اعلان کر دیا۔مرزا محمود نے قادیانی تخریب کاروں کا ایک دستہ ترکی روانہ کیا لیکن کئی آدمی قبل از سازش گرفتار کر لیے گئے۔مرزا محمود کہتے ہیں:

''جب ہمارے بعض آدمی ان کے علاقے (ترکی) میں گئے تو انھیں گرفتار کر لیا گیا۔''(الفضل قادیان ۱۱/اپریل ۱۹۲۱ء)

۱۹۲۰ء میں مصطفیٰ کمال کے انقرہ میں آزاد حکومت کے اعلان کے بعد چار سال کی جدوجہد کے نتیجے میں ترکی نے آزادی حاصل کر لی۔نومبر ۱۹۲۴ء میں رؤف بے کی ری پبلکن پارٹی نے وزیر اعظم عصمت انونو کی معاشی پالیسی پر تنقید

کی ۔اس کے خلاف تحریک عدم اعتماد پاس ہوئی ۔عصمت انونو نے استعفٰی دے دیا اور اُس کی جگہ فتحی بے وزیر اعظم بنے۔ ان تمام سالوں میں قادیانی خفیہ طور پر ترکی کے خلاف سازشیں کرتے رہے۔فوج میں ایک اچھا خاصہ عنصر قادیانی اشاروں پر کام کر رہا تھا۔ان میں جوان ترکوں (Young Turks) کا سرکردہ گرد رہنما (جو قادیانیت قبول کر چکا تھا اور اقتدار کا خواہاں تھا) سعد پاشا نے مناسب موقع جان کر فوجی بغاوت کر دی لیکن اپنے جملہ ساتھیوں کے ساتھ گرفتار ہوا۔ملک میں مارشل لاء لگ گیا۔قادیانی ٹولے کا کورٹ مارشل ہوا۔پوچھ گچھ کے دوران انھوں نے اپنے جرائم کا اعتراف کیا۔مرزا محمود اس بات کی اس طرح تائید کرتے ہیں:

''گرد لیڈر سعد پاشا جس نے مصطفٰی کمال کے زمانہ میں بغاوت کی، احمدی تھا اور اس کا کورٹ مارشل ہوا۔اس کا بیان ترکی اخبارات میں شائع ہوا اور وہاں سے مصری اخبارات نے نقل کیا۔'' (''الفضل'' قادیان، ۱۱راپریل ۱۹۲۱ء)

اس سازش کا اعتراف ۱۹۵۸ء میں کیا گیا۔حالانکہ اس زمانے میں عرب پریس نے قادیانی سازش کا کھل کر ذکر کیا، لیکن مرزا محمود نے معنی خیز خاموشی اختیار کیے رکھی۔۱۹۲۴ء کے بعد بھی ترکی میں جو سیاسی سازشیں ہوئیں ان میں کسی نہ کسی نوع سے قادیانی ہاتھ تھا۔اگست ۱۹۲۶ء کا قادیانی اخبار ''الفضل'' لکھتا ہے:

''ترکی حکومت کے خلاف نئی سازش نے جہاں یہ ثابت کر دیا ہے کہ ابھی تک اس حکومت کے ارکان کی حالت ایسی نہیں کہ وہ سلطنت کے سچے خیر خواہ ہیں۔ترکی کے شیرازے میں ٹوٹنے والے دھاگے موجود ہیں، وہاں یہ بھی ثابت ہو گیا کہ حضرت مسیح موعود نے سالہا سال قبل سلطنت ترکی کے متعلق جو کچھ فرمایا تھا وہ بالکل درست ہے اور اس کا ظہور اب بھی ہو رہا ہے۔جب کہ پہلی حکومتِ ترکی کی خاک تک اکھاڑ کر پھینک دی گئی۔''
(''الفضل'' قادیان ۱۶راگست ۱۹۲۶ء منقول از ''قادیان سے اسرائیل تک'' ابو مدثرہ،ص ۹۳، ۹۴، ۹۵)

جنگِ عظیم میں انگریزوں کی فتح اور قادیان میں جشن:

''۱۹۱۸ء میں اتحادیوں نے جنگِ عظیم میں فتح حاصل کر لی۔جرمنی کے قیصر ولیم ہالینڈ فرار ہو گئے اور جرمنی کے اتحادیوں نے جنگ بند کرنے کا اعلان کر دیا۔ترکی کی سلطنت تباہ ہو کر رہ گئی۔ترکی کی تباہی اور اتحادیوں کی فتح کی خوشی میں قادیان میں ایک جشن منایا گیا۔ ہندوستان کے طول و عرض میں مسلمان ترکی کی تباہی پر خون کے آنسو بہا رہے تھے۔جلسے کیے جاتے اور نوجوان گرفتاریاں پیش کرتے تا کہ انگریزوں پر سیاسی دباؤ ڈالا جائے۔(ملاحظہ فرمائیے: ''دی انڈین خلافت موومنٹ'' کے۔کے۔عزیز، کراچی، ۱۹۷۲ء)

قادیانی ۱۹۱۴ء سے ہی آلِ عثمان کی سلطنت کی تباہی اور اس کے مٹا دینے کا اعلان کر رہے تھے۔انھوں نے بار بار واضح کیا کہ ترکی سے ان کا قطعاً کوئی مذہبی تعلق نہیں ہے۔ان کے خلیفہ مرزا محمود ہیں اور دنیاوی سلطان بادشاہ حضور ملک معظم برطانیہ ہیں۔

جنگِ عظیم میں برطانیہ کی فتح کی خوشی میں قادیان کے اندر جلسے کی کارروائی ملاحظہ فرمائیں:

''۱۳ر نومبر ۱۹۱۸ء، جس وقت جرمنی کے شرائط صلح منظور کر لینے اور التوائے جنگ کے کاغذ پر دستخط ہو جانے کی اطلاع قادیان پہنچی تو خوشی اور انبساط کی ایک لہر برقی سرعت کے ساتھ تمام لوگوں کے قلوب میں سرایت کر گئی اور جس نے اس خبر کو سنا، شاداں اور فرحاں ہوا۔ دونوں سکولوں، انجمن ترقی اسلام اور انجمن احمدیہ کے دفاتر میں تعطیل کر دی گئی۔ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں ایک جلسہ ہوا جس میں مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کی طرف سے گورنمنٹ برطانیہ کی فتح و نصرت پر خوشی کا اظہار کیا اور اس فتح کو جماعتِ احمدیہ کے اغراض و مقاصد کے لیے نہایت فائدہ بخش بتایا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طرف سے مبارک باد کے تار بھیجے گئے اور حضور نے پانچ صد روپے اظہارِ مسرت کے طور پر ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کی خدمت میں بھجوایا کہ آپ جہاں پسند فرمائیں خرچ کریں۔ پیشتر ازیں چند روز ہوئے ترکی اور آسٹریا کے ہتھیار ڈالنے کی خوشی میں حضور نے پانچ ہزار روپیہ جنگی اغراض کے لیے صاحب ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں بھجوایا۔ فتح کی خوشی میں مولوی عبدالغنی نے بحیثیت سیکرٹری انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ اور جناب شیخ یعقوب علی صاحب نے بلحاظ ایڈیٹر ''الحکم'' گورنر پنجاب کی خدمت میں مبارک باد کا تار بھیجا (''الفضل'' قادیان ۲۳ر نومبر ۱۹۱۸ء)

''الفضل'' نے مزید لکھا کہ اس جنگ میں برطانیہ کی فتح مرزا محمود کی دعا کی قبولیت کی وجہ سے ہوئی ہے اور خدا کا ایک بہت بڑا فضل یہ ہوا کہ حکومتِ برطانیہ کا اقتدار و اثر اور بھی زیادہ بڑھنے سے وہ ممالک بھی احمدیت کی تبلیغ کے لیے کھل گئے ہیں جو اب تک بند تھے۔ جہاں بالخصوص احمدیت کی بڑی ضرورت تھی۔''

جنگ کابل میں قادیانیوں کا کردار:

۱۹۱۷ء میں اشترا کی انقلاب نے ہندوستان کے حُریت پسندوں اور کابل حکومت کو اس امر کا احساس دلایا کہ وہ ترقی پسند کی حامل روس کی انقلابی حکومت سے دستِ تعاون بڑھائیں۔ ۱۹۱۹ء میں امان اللہ امیر افغانستان نے برطانوی تسلط کے خلاف جنگ کا آغاز کر دیا۔ پشاور اور قبائلی علاقوں میں کابل حکومت کے حق میں زبردست تحریک شروع ہوگئی۔ انگریزی حکومت نے ڈیڑھ لاکھ فوج صوبہ سرحد میں جمع کر دی۔ جلال آباد اور کابل پر بمباری کی گئی بالآخر امان اللہ نے انگریزوں سے صلح کر لی، لیکن معاہدۂ راولپنڈی کے تحت انگریز کو کابل کی خود مختاری کو تسلیم کرنا پڑا۔

جنگ کابل شروع ہوتے ہی قادیانیوں نے برملا اعلان کر دیا کہ وہ افغانستان کے خلاف جانی و مالی ہر قسم کی امداد حکومتِ برطانیہ کو دینے کے لیے تیار ہیں کیونکہ یہی وہ ملک ہے۔ جہاں ان کے آدمی سنگسار ہوئے۔

(جاری ہے)